صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعة المبارک مورخہ 19 جنوری 2018ء بمطابق یکم جمادی الاوّل 1439 ہجری بعداز دوپہر تین بجکر بیس منٹ پر منعقد ہوا۔
محترمہ ڈپٹی سپیکر، مہر تاج روغانی مسند صدارت پر متمکن ہوئیں۔

تلاوت کلام پاک اوراس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُo حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَo كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَo ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَo كَلَّا لَوْ تَعْلَمُونَ عِلْمَ الْيَقِينِo لَتَرَوُنَّ الْجَحِيمَo ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِينِo ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ۔

(ترجمہ): (لوگو) تم کو (مال کی) بہت سی طلب نے غافل کر دیا۔ یہاں تک کہ تم نے قبریں جا دیکھیں۔ دیکھو تمہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا۔ پھر دیکھو تمہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا۔ دیکھو اگر تم جانتے (یعنی) علم الیقین (رکھتے تو غفلت نہ کرتے) تم ضرور دوزخ کو دیکھو گے۔ پھر اس کو (ایسا) دیکھو گے (کہ) عین الیقین (آجائے گا) پھر اس روز تم سے (شکر) نعمت کے بارے میں پرسش ہو گی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جزاکم اللہ۔ رَبِّ ٱشۡرَحۡ لِی صَدۡرِی ‌o وَيَسِّرۡ لِيٓ أَمۡرِی ‌o وَٱحۡلُلۡ عُقۡدَةً مِّن لِّسَانِي ‌o يَفۡقَهُواْ قَوۡلِي۔

محترمہ نگہت اورکزئی: میڈم! پوائنٹ آف آرڈر۔

(اس مرحلہ پر رکن اسمبلی جناب مفتی سید جانان اسمبلی ہال کے اندر احتجاجاً فلور پر بیٹھ گئے)

محترمہ نگہت اورکزئی: محترمہ ڈپٹی سپیکر صاحبہ! میں مردان اور نوشہرہ کے واقعات کے بارے میں بات کرنا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: پلیز، ابھی آپ Wait کرلیں کیونکہ مجھے وہ مایار نے بھی کہا ہے۔

جناب عبیداللہ مایار (پارلیمانی سیکرٹری برائے اعلیٰ تعلیم): میڈم سپیکر!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: مایار! وہ میں بعد میں کرتی ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اعلیٰ تعلیم: میڈم!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نہیں، میں بعد میں کرتی ہوں۔

محترمہ نگہت اورکزئی: میڈم! میں اس بارے میں بات کرنا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: Okay, then I leave the agenda and you carry on

شروع کریں، میں ایجنڈا بالکل نہیں کروں گی، شروع کریں، جی، نگہت بی بی کا مائیک آن کرلیں۔

جناب زرگل خان: محترمہ سپیکر صاحبہ!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: زرگل صاحب! ایک منٹ، جی، نگہت بی بی!

مردان اور نوشہرہ میں معصوم بچیوں کے ساتھ مبینہ جنسی زیادتی

محترمہ نگہت اورکزئی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میڈم سپیکر صاحبہ! ہم آپ کے ایجنڈا کو بھی چیلنج نہیں کر رہے ہیں، ہم آپ کی کرسی کو بھی چیلنج نہیں کر رہے ہیں، آپ ہمارے لئے قابل احترام ہیں اور یہ کرسی ہمارے لئے قابل احترام ہے لیکن بعض اوقات جب جہاں پر بہت زیادہ ظلم ہوتا ہے تو ہم چاہتے ہیں کہ اب لوگوں میں Awareness آنی چاہیئے۔ میڈم سپیکر! جو واقعہ مردان میں ہوا ہے، ایک تین سالہ بچی کے ساتھ بدفعلی کرکے پوری رات اس کے ساتھ گزاری گئی اور پھر صبح اس کے گھر والوں کو جب اس

کی لاش ملی گنے کے کھیتوں سے، میں خود مردان گئی اور مردان کے بعد پھر میں ڈی پی او ڈاکٹر سعید صاحب کے پاس گئی، ڈاکٹر سعید صاحب نے اور پولیس نے اس کو بہت ہی زیادہ مہارت سے چھپانے کی کوشش کی، میڈم سپیکر صاحبہ! اب وہ وقت نہیں ہے کہ اس کو چھپایا جاسکے گا، جب ہم نے اس کی تمام لاش دیکھیں، ان کی تصاویر دیکھیں اور ان سے جب ہم نے کوئسچنز کئے تو اس کے بعد ایمرجنسی میں پھر آئی جی صاحب نے پریس کانفرنس کی کہ ہاں جی، اس کے ساتھ Sexual abuse ہوا ہے، پھر پرسوں رات کو اکبر پورہ میں ایک تین سالہ بچی کے ساتھ اسی طرح کی کوشش کی گئی اور Fortunately وہاں پہ چونکہ محلے کے لوگ جارہے تھے اور انہوں نے پولیس کو اطلاع دی لیکن پولیس دیر سے آئی، انہوں نے میڈیا سے چھپایا اور وہاں پہ ابھی مجرم رنگے ہاتھوں پکڑا گیا ہے، میڈم سپیکر! اس کیلئے قانون میں یہی سزا ہے، اس کو فوراً آپ عدالت میں پیش کریں، اس پہ اور انکوائری تو نہیں ہو سکتی نا اور جو لوگ نہیں پکڑے گئے ان کو پکڑنے کیلئے کیا کیا گیا؟ اس میں ہم چاہتے ہیں کہ ہم ایک متفقہ طور پر مذمتی قرارداد لے کر آئیں کہ ہمارے معاشرے کو کیا ہو گیا ہے؟ اگر ہم لوگ بات کرتے ہیں جب میڈیا پر بڑے بڑے چینلز پہ تو ہر بندہ کہتا ہے کہ جی مشال کے بندے پکڑے گئے ہیں، اٹھاون بندے پکڑے گئے ہیں، بھئی وہ جو انسٹھ والا ہے وہ کہاں پہ ہے جس نے یہ سب کچھ کیا ہے؟ اسی طرح جب ہم ڈی آئی خان کی بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ جی ڈی آئی خان میں اٹھاون بندے پکڑے گئے ہیں، آٹھ بندے پکڑے گئے ہیں میڈم سپیکر! وہ نواں بندہ کہاں ہے جس نے ویڈیو بنائی، جس نے یہ فعل کیا، جس نے اس کے ساتھ یہ کام کیا؟ اسی طرح مردان میں بھی ابھی تک کوئی پیشرفت نہیں ہوئی ہے، نوشہرہ میں پیشرفت ہوئی ہے، یہ مجرم ہمارے حوالے کیا جائے تاکہ ہم اس کو سنگسار کریں اور ہم اس پر پتھروں کی بارش کریں تاکہ یہ آئندہ کیلئے تمام پاکستان کیلئے ایک مشعل راہ بن سکے اور میں یہاں سے اپنے بار کونسل کے تمام وکیلوں سے یہ ریکویسٹ کرتی ہوں کہ خدا کیلئے جو بھی Child abuse ہوتا ہے، سب لوگوں کی بچیاں ہیں تو کریمنل کا کیس کوئی نہ لے، میں صرف آپ سے ریکویسٹ کر سکتی ہوں، میں آپ کے آگے ہاتھ جوڑ کے یہ بات کر سکتی ہوں کہ خدا کیلئے ایسے کریمنلز کا کیس نہ لیں اور ہم چاہتے ہیں کہ اس معاملے پر تو قرارداد مذمت آنی چاہیئے، اس کے بعد آپ کی جیسی مرضی ہے کیونکہ ہم نے تو آپ کو بتادیا ہے۔

جناب زرگل خان: محترمہ سپیکر صاحبہ!

Madam Deputy Speaker: Zar Gul Sahib! I request you.

جناب زرگل خان: میډم سپیکر! زه ستاسو په وساطت سره آنریبل ایم پی اے مفتی جانان صاحب ته خواست کوم چې هغه د خپل احتجاج ختم کړی او ان شاء الله زه فلور آف دی هاؤس دا ضمانت ورکومه چې Within two or three days د دوئ مسئله به زه د وزیر اعلیٰ صاحب سره Take up کوم جی، مننه۔

(اس مرحلہ پر رکن اسمبلی جناب مفتی سید جانان اپنی سیٹ پر چلے گئے)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: زرگل صاحب! تاسو راشئ، تاسو د ضمانت دا تکی دوئ ته اووایئ۔ مایار! Wanted to say،اسی کے متعلق،عبید اللہ مایار کا مائیک آن کردیں۔

(شور)

جناب زرگل خان: محترمه سپیکر صاحبه!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اعلیٰ تعلیم: زرگل صاحب! ته خواست دے چې کېنینئ۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: محترمہ سپیکر صاحبہ!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: پلیز،آپ اپنی اپنی سیٹ پر بیٹھ جائیں،اس کے بعد نلوٹھا صاحب کی باری ہے،یہ مایار کہہ دیں تو پھر آپ کی باری ہے،جی عبید اللہ مایار۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اعلیٰ تعلیم: میډم سپیکر! ستاسو ډیره شکریه۔ میډم سپیکر! مردان کښې چې دا کومه واقعه شوې ده، مونږه د دې بهرپور مذمت کوؤ او چې کومه ماشومه اسماء، مطلب د هغې بې عزتی شوې ده، په دې باندې ټول مردان هم خفه دے، په دې باندې ټول ملک خفه دے خو د داسې قسمه واقعاتو د روک تهام د پاره سوچ پکار دے چې آئنده په مردان کښې یوائې نه بلکه په ټول پاکستان کښې د داسې قسمه واقعاتو مخ نیوې اوشی، قانون سازی هم پکار ده او ورسره ورسره په مختلفو څیزونو باندې سوچ پکار دے، خاصکر دا فیس بک یا خاصکر دا انټرنیټ چې کوم دے Rough استعمالیږی، په دې ویب سائټس باندې داسې دی چې هغه په آسانه باندې ماشومان استعمالوی او غلط فائده، مطلب دا دے معاشرې ته یا دې خلقو ته نقصان بیا وروستو لکه د دې هغه

اسباب جوړیږی، نو پکار دا ده چې مختلف زمونږ کوم آنریبل ایم پی ایز دی دلته موجود، ټول پرې خپله خپله مشوره ورکړی او په دې باندې باقاعده یو پراپر میټنګ اوشی چې یره د دې د پاره څه طریقه جوړه کړو چې کم ازکم داسې قسمه واقعات آئنده بیا نه کیږی۔

Madam Deputy Speaker: Nalotha Sahib! Before-----

(Interruption)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Yes, one minute، یہاں پرEmirates Airlineکاایک Delegationآیا ہے،I welcome them all، یہاں پہ بیٹھے ہیں، Welcome, I know you are on the left side, okay.

(تالیاں)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: مفتی جانان صاحب!

مفتی سید جانان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میډم! زه ستاسو مشکور یم او د زرګل صاحب مشکور یم چې هغوی راغلل، زما فریاد ئې واؤریدو او زما مسئلې ته ئې یوه توجه ورکړه۔ میډم! زه په دې ښه پوهیږم، ما پرون دلته وئیلی دی چې دا ځائې ما سره مناسب نه دے، زما ناستې سره خو ځنې خبرې، فارسی بان وائی چې "تنګ آمد بجنګ آمد" دا انتها وه چې دا کوم ځائې ته زه لاړم، سیاسی خلقو ته دا نه دی پکار خو ما با امر مجبوری دا کړی دی۔ میډم! زه به بیا دوه درې ورځې اوګورم، زمونږ او ستاسو عزت مشترکه دے، دوه درې ورځې به زه بیا اوګورم، خدائے د اوکړی چې زما مسئله حل شی خو که زما مسئله حل نشوه میډم! بیا به هغه کار کوم چې دا حکومت کوم ځائې نه زیات په تکلیف کښې کیږی، بیا به زه هغه حرکت کوم، زه به بیا دلته هم کښینم او بیا به د دې اسمبلئ مخې ته کښینم او بیا به په دغه روډ باندې هغه خلق راغواړم او بیا به کښینم خو زما به تاسو ته درخواست وی، تاسو زمونږه مشران یئ، چې دا کومې کرسئ باندې تاسو ناست یئ، زما مسئله نهایت سنګینه ده، زما د عام فنډ مسئله نه ده، عام فنډ که مونږ ته راکوئ او که نه راکوئ، هغه تاسو پوهه شئ، مطلب دے خدائے مو پوهه شه چې څنګه ئې کوئ خو دا زما د حلقې فنډ دے، د دې ما ټینډر کړے دے، زه څکه بار بار دلته کښینم، زه د دغه وجې نه کښینم او دې ټوله

صوبه کښې مو دا افسران لټولی دی، دوئ ته مو منتونه کړی دی، زه بیا تاسو ته خواست کوم چې درې ورځې ټائم دے، په دریو ورځو کښې زما په مسئله باندې غور اوکړئ،زما خپلې 10 کروړ 85 لاکھ روپۍ دی، دا ما ته ریلیز کړئ، ګنې بیا به ستاسو ګیله نه وی او مطلب دا دے بیا به د ګیلې ځائې سبا ته ختم وی۔ زما به بیا درته التجاء وی، درخواست به مو وی درته چې زما خبره واؤرئ، زما په خبره باندې غور اوکړئ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Zar Gul Sahib! I request you that you along with yourself may take Shaukat and Doctor Sahib and Mushtaq Ghani Sahib, all of you should go,

سی ایم صاحب کے پاس ان کا یہ مسئلہ لے کے جانا ہے۔

جناب زر گل خان: صحیح شوہ، صحیح شوہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، تھینک یو، نلوٹھا صاحب!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ، جناب سپیکر صاحبہ! میں آپ کی بھی توجہ چاہتا ہوں اور مفتی سید جانان صاحب کی بھی، چونکہ یہ بہت ہی اہم ایشو ہے اور نگہت اورکزئی صاحبہ نے مردان کے واقعہ کے اوپر جو بات کی ہے، نوشہرہ اور مردان کے واقعات کے اوپر، محترمہ سپیکر صاحبہ! یہ ہم نے آپ سے ریکویسٹ کی ہے کہ ایجنڈا بعد میں کریں، پہلے اس کے اوپر بات کرنے کی ہمیں اجازت دیں، یہ جو آئے روز پورے ملک کے اندر واقعات ہو رہے ہیں، جس طرح قصور میں زینب کا واقعہ ہوا، اس میں تمام سیاسی جماعتوں نے اور پورے پاکستانی قوم نے افسوس کا اظہار کیا اور اسی طریقے سے یہ دوسرا واقعہ مردان میں ہوا جو کہ ایک دل ہلا دینے والا واقعہ تھا اور اس کے اوپر بھی پوری سیاسی جماعتوں اور خیبر پختونخوا کی ساری عوام سخت پریشان ہیں اور دوسرے دن اسی واقعے کے تیسرے چوتھے دن نوشہرہ میں یہ واقعہ ہو گیا، تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں اور خیبر پختونخوا کی مثالی پولیس، جس کو پورے پاکستان کے اندر مثالی پولیس کا لقب دیا گیا ہے ابھی تک سپیکر صاحبہ! اتنے دن گزرنے کے باوجود اس کے ملزمان کو گرفتار نہیں کیا گیا، ڈی آئی خان میں کتنا ظلم عظیم ہوا، جس کی مثال پوری دنیا میں نہیں ملتی، آج تک اس کا مرکزی ملزم گرفتار نہیں ہوا ہے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمیں تمام سیاست دانوں کو بجائے اس کے کہ ہم یہ کہیں کہ صوبائی حکومت مستعفی ہو جائے، فلاں وزیر مستعفی ہو جائے، کیا جن اداروں کی ذمہ داری ہے امن وامان قائم کرنا اور ایسے واقعات کے اوپر نوٹس لینا اور ملزمان کو

گرفتار کرنا، ان اداروں کے سربراہان کو یہ بات کہتے ہوئے کیوں ہم ہچکچاہٹ محسوس کرتے ہیں کہ آئی جی خیبر پختونخوا کو مستعفی ہونا چاہیئے، جس کے ہوتے ہوئے، مثالی پولیس کے ہوتے ہوئے آئے روز ہماری دو تین سال کی بچیوں کے ساتھ قلندر آباد میں کیا ہوا؟ میں حویلیاں میں آپ کو بتاتا ہوں، وہاں پہ لڑکے کے ساتھ زیادتی کی گئی اور زیادتی کرکے اس کو قتل کیا گیا، اسی طریقے سے پورے صوبے کے اندر اس طرح کے واقعات ہو رہے ہیں، شانگلہ کے اندر واقعات ہو رہے ہیں تو سیاسی رہنماؤں کو ایک دوسرے کے اوپر یہ طعنہ زنی کرنے کی بجائے اگر ہم سب ایک ہو کے ان اداروں کو اپنا وہ فرض یاد دلائیں تو میرے خیال کے مطابق یہ واقعات شاید زور پکڑنے کی بجائے ان میں کمی ہو اور اس کے اوپر ہمیں ایک ہونا چاہیئے، لیکن یہاں پہ افسوس یہ ہے کہ ہم ایسے واقعات کے اوپر جہاں پر ہمارے صوبے کی اور اس ملک کی بچیوں کے ساتھ زیادتی ہو اور ہم ایک دوسرے کو اس میں ملزم ٹھہرائیں، تو ان لوگوں کو کیوں نہ ملزم ٹھہرائیں جن کا حق ہے کہ ملزموں کو گرفتار کرے، ان کو قرار واقعی سزا دے، پھر میں بڑی معذرت کے ساتھ یہ کہتا ہوں کہ اس طرح کے ملزمان جب پکڑے جاتے ہیں اور انہیں کوئی سزا نہیں ملتی اور وہ دوسرے طریقے سے خیر و عافیت سے گھر پہنچ جاتے ہیں اور ملزموں کی حوصلہ شکنی کے بجائے حوصلہ افزائی ہوتی ہے، تو میں یہ مطالبہ بھی کرتا ہوں اپنے انصاف دینے والے اداروں سے کہ ان لوگوں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے اور سپیکر صاحبہ! نگہت اورکزئی صاحبہ نے قرارداد پیش کرنے کی اجازت مانگی ہے، مذمتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دیں اور ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ تین دن کے اندر اندر مردان میں ہونے والے اسماء کے واقعہ کے اوپر ملزمان کو گرفتار کرکے قرار واقعی سزا دی جائے۔ دوسری بات یہ ہے، مولانا صاحب کے ساتھ ہم بھی احتجاج تین چار روز سے کر رہے ہیں، ابھی جو یقین دہانی مولانا صاحب کو کرائی گئی ہے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ دوسرے ممبران اسمبلی کے ساتھ جو زیادتیاں ہو رہی ہیں فنڈز کی تقسیم کے متعلق، اسی طریقے سے ان کو بھی ان کا حق دیا جائے، محترمہ سپیکر صاحبہ! ہم بڑے فخر سے سارے لوگ کہتے ہیں جو اس اسمبلی میں بیٹھتے ہیں، حکومت بھی اور اپوزیشن بھی، خود مولانا صاحب نے بھی کہا ہے کہ یہ اسمبلی ایک جرگہ کے طور پر چلائی جاتی ہے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ جب جرگہ بیٹھتا ہے تو جرگے میں سب کے حقوق کا خیال رکھا جاتا ہے اور حکومت جان بوجھ کر اپوزیشن کے ممبران کے ساتھ زیادتی کر رہی ہے اور ہمارے حلقوں کے عوام کے جو حقوق

ہیں، ہمارے حلقوں کے عوام میں پی ٹی آئی کے بھی لوگ ہیں، مسلم لیگ کے بھی ہیں، جماعت اسلامی کے بھی ہیں، پیپلز پارٹی کے ہیں، جے یو آئی کے ہیں، تمام سیاسی جماعتوں کے لوگ ہر حلقے میں موجود ہوتے ہیں، اگر کسی ممبر کا کسی اپوزیشن جماعت سے تعلق ہے تو ان لوگوں کو تو سزا نہ دی جائے، ان کے حق کا خیال رکھا جائے اور آج میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس ایوان کے اپوزیشن کے ممبران تو دور کی بات ہے، اس دن قربان علی خان اور دوسرے لوگ اٹھ کھڑے ہوئے تو کیا آپ کو اس کا حساب نہیں دینا پڑے گا؟ ابھی تو چھ مہینے باقی رہتے ہیں، میں یہ سمجھتا ہوں کہ اب بھی اگر حکومت ممبران اسمبلی کو ان کے حقوق دے دے تو یہ ان کی نیک نامی کا باعث بنے گا۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> تھینک یو، تھینک یو۔ جی، شوکت یوسفزئی صاحب!

<u>محترمہ معراج ہمایون خان:</u> میډم سپیکر! ما له هم په دې باندې د خبرو موقع را کړئ۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> د دې نه پس۔

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی (پارلیمانی سیکرٹری):</u> شکریہ، میڈم! نگہت بی بی اور میرے دوسرے ساتھیوں نے یہ جو ایشو اٹھایا ہے، میرے خیال سے یہ جو بچوں پر تشدد ہے، یہ کہیں پر بھی ہو، چاہے خیبر پختونخوا میں ہو، چاہے وہ پنجاب میں ہو، قصور میں ہو، جہاں بھی ہو، یہ نہ صرف قابل مذمت ہے بلکہ یہ گورنمنٹ کی Responsibility ہوتی ہے کہ اس کی روک تھام کرے اور لوگوں کو تحفظ دینا حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے، اس سے ہم کبھی بھی نہ اپنے آپ کو غافل سمجھتے ہیں اور نہ اپنے آپ کو بری الذمہ سمجھتے ہیں، جن اداروں کے بارے میں انہوں نے بات کی، یہ جو مردان کا واقعہ ہے، اس کی میں Specifically بات کروں گا کہ 116 لوگوں کو ابھی تک Interrogate کیا جا چکا ہے، ان کا ڈی این اے ٹیسٹ ہوا ہے اور تقریباً جے آئی ٹی بن چکی ہے، جے آئی ٹی باقاعدہ ان کو Investigate کر رہی ہے اور ان شاء اللہ یہ یقین دلاتے ہیں کہ جو اصل ملزمان ہیں، ان تک ضرور پہنچا جائے گا اور یہ دیکھیں، یہ اگر ہم انگلیاں اٹھائیں گے ایک دوسرے پر، تو اس سے معاملہ حل نہیں ہوگا، قصور کے معاملے پر بڑھا چڑھا کر بات ہوئی، یہاں پر بڑی بڑھا چڑھا کر بات ہوئی لیکن جو اصل چیز ہے، ہماری ذمہ داری ہے، ہم سب کی Collective responsibility ہے، چاہے وہ اپوزیشن میں ہو، چاہے وہ گورنمنٹ میں ہو، یہاں جب ہم بیٹھتے ہیں تو

قانون سازی ہماری ذمہ داری ہوتی ہے، اگر آپ کو لگتا ہے کہ اس قانون میں کہیں کوئی سقم ہے تو لے آئیں امنڈمنٹ، ہم آپ کا ساتھ دیں گے، کیونکہ کوئی نہیں چاہتا کہ اس کے بچے غیر محفوظ ہوں، سب کو اس کی فکر لگی رہتی ہے، تو میرے خیال سے اس معاملے پر حکومت بالکل اپوزیشن کا ساتھ دے گی، اگر کوئی امنڈمنٹ حکومت کی طرف سے لانا چاہے یا اپوزیشن کی طرف سے لانا چاہے، تو میرے خیال سے آنی چاہیئے کیونکہ یہ چیزیں اب مزید برداشت نہیں ہو سکتیں، بچوں کے ساتھ جنسی تشدد اور اس طرح کے واقعات ناقابل برداشت ہیں، اس پر کوئی سیاست نہیں ہونی چاہیئے، تو میری یہ گزارش ہے تمام دوستوں سے کہ واقعات کہیں کے بھی ہوں، اگر آپ اس بات پر متفق ہونا چاہتے ہیں کہ اب کوئی نئی امندمنٹ لا کر مؤثر قانون سازی کی جائے، تو ہم اس کیلئے تیار ہیں، باقی فنڈز کی بات کی ہے تو میرے خیال سے میں صرف نلوٹھا صاحب سے ایک گزارش کروں گا کہ فنڈ میں کمی زیادتی ہو سکتی ہے، ہمیشہ سے ہوا ہے، میں ان سے صرف ایک گزارش کروں گا کہ اگر پنجاب میں پی ٹی آئی کے کسی ممبر کو ایک پائی بھی ملی ہے تو وہ ریکارڈ مجھے لا کر دے دیں، ایک پائی بھی اگر ملی ہو، وہ بھی ممبرز ہیں، وہاں بھی آپ کی پارٹی حکومت میں ہے، میرے خیال سے یہاں پر آپ بات کرتے ہیں، ہم آپ کا ساتھ دیں گے لیکن مہربانی کریں کم از کم ایک بیان وہاں ہمارے ممبران کیلئے بھی دے دیں، قومی اسمبلی میں بھی دے دیں، وہ وہاں کے ممبرز ہیں تو ہم آپ کا ساتھ دیں گے، ہم آپ کیلئے بات کر رہے ہیں، زرگل صاحب نے آپ کیلئے بات کی، ہم ان کو سپورٹ کریں گے اور سپیکر صاحب نے ایک کمیٹی بنادی ہے، ہم آپ کا بھرپور دفاع کریں گے لیکن میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ کم از کم وزیر اعلیٰ پنجاب سے بھی ذرا کہہ دیں، ان کو بھی آئینہ دکھادیں کہ یہ بھی منتخب ممبران ہیں، ان کو بھی وہاں ووٹ پڑے ہیں، بہت بہت شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Nadia! You are the Parliamentary Secretary of Home Department, please Nadia Sher!

محترمہ نادیہ شیر: بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میڈم! میں شوکت صاحب کی بات کا جواب دینا چاہتا ہوں کیونکہ۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: I am coming to you, just let her speak.

Ms: Nadia Sher {Parliamentary Secretary (Home)}: Respected Madam and respected Members of the House, I would like to, if you allow me, there is a report presented by the Police Department

since the day of the murder, the brutal murder of the little girl in Mardan, till date whatever has been happening, if you want, I can share it in the House.

Madam Deputy Speaker: You please do.

Parliamentary Secretary (Home): "It is submitted that on 14.01.2018, complainant Muhammad Zahir s/o Samandar Khan, resident of Tauheed Abad, Gujar Garhi Mardan, while carrying a dead body of his niece namely, "Asma Bibi" daughter of Behram, age about four years old with Saifullah s/o Amanullah reported to ASI Isareel Khan and BB Gujar Gahri Mardan to the effect that on 13.01.2018 the above named Girl went out of her house to play with some children and did not returned till evening. She was search out by her family members in the houses and neighborhood and whatever wherever they could search her. An initial complaint was made, on receiving information about a child, was carried back by the parents and initially when the DPO Mardan and DIG got into the situation, they inspected the spot and inspected the scene of occurrence with the help of expert Crime Scene Laboratory, which collected available evidence from the spot. ASI Israeel Khan drafted and sent everything to PS Saddar for registration of the case. He after preparing inquest report along with the enquiry sheet of the child, sent the dead body to the DHQ Hospital for postmortem and the report under safe custody of the police on receiving Vercelli in PS, the case vide FIR No. 32 dated 14.01.2018, 302-363/PPC PS Saddar was registered against unknown accused, an investigation was entrusted by SI Taj Muhammad 011 PS Saddar. In the meanwhile the DIG constituted a Special Joint Investigation Team comprising of the DPO, SP Investigation Mardan, SP CTD Mardan, DSP HQtrs, Investigation DSP and PS Saddar Mardan. On the same day after the registration of the FIR mentioned above, DPO constituted different teams, dividing area into grade, circles and Special Teams, to collect the data and to scan the population, inhabitants of the area and determine their status, to conduct interviews of gathering information to check people interviewing the children, who were there to play with the girls, also they collected some forensic evidences which has been sent for the DNA analysis, using sniffer dogs to look at for any family feud which probably has done this

and scrutinizing the visitors also who attended the ceremony that night. In this condition a 116 suspects have been associated for investigation and got interviewed by a team headed by the DSP. The investigation team has formulated data comprising of fingers prints, photographs and interview. After conducting the postmortem the concerned lady Doctor handed over vice versa of different vital organs of the deceased along with the vaginal and anal swop to the local police which were taken into possession and sealed them into 15 parcels. The investigation team visited the spot, prepared the site plan and recovered a drop of blood found on a leaf of a sugar cane and some pieces of Bayard. The specimen taken into possession has been sent to Punjab Forensic Science Agency Lahore for analysis through special messenger and also the local DRC and the local people are also part of the investigation team. As per postmortem report the cause of death is asphyxia; however it can not be ruled out asphyxia. Specimen of the victim has been sent out for analysis. Investigation being conducted on different lines, aspects, in order to trace out and arrest the actual involved accused in the case and bring them to the clutches of the law".

As I said no body is above the law and I assure the Assembly and all the concerned Members that بالکل ہم سمجھتے ہیں کہ یہ بہت ہی زیادہ ایک Brutal crime ہے اور یہ ایک قسم کی Mental illness ہے جو کہ بہت زیادہ بدترین حالات ہو رہے ہیں لیکن پولیس اپنا کام کر رہی ہے جیسا کہ میں نے یہ ساری انوسٹی گیشن رپورٹ آپ کے سامنے رکھی ہے، کوئی اور بھی پرابلم ہے، کوئی ڈسکشن چاہتے ہیں تو You are welcome to discuss with us, but یہ ہے کہ اس پر ہمیں پوائنٹ بازی نہیں کرنی چاہیئے اور مجھے میڈیا سے بھی یہ پتہ چل رہا تھا کہ کچھ لوگ یہ کہہ رہے ہیں کہ پولیس ڈیپارٹمنٹ کچھ چھپا رہی ہیں، ہم کوئی چیز نہیں چھپا رہے ہیں، یہ سارا کچھ موجود ہیں، ہم صرف Forensic analysis کا Wait کر رہے ہیں کہ جیسے ہی وہ آتا ہے تو ہم کسی نتیجے پر پہنچیں گے۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> تھینک یو نادیہ۔

<u>محترمہ معراج ہمایون خان:</u> محترمہ سپیکر صاحبہ!۔۔۔۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> معراج بی بی، معراج بی بی کا مائیک آن کر دیں۔

محترمہ معراج ہمایون خان: ډیره مهربانی۔ میډم سپیکرا زه خو به اول خپل د اپوزیشن ممبرانو ته او ورونړو ته دا اووایم چې د جینکو د معاملې سره دا فنډ مه مکس کوئ، د جینکو دا قتل، د ماشومانو جینکو دا اغوا او د هغوی دا قتل او بیا د هغوی هغه سراغ نه ملاویدل، د قاتل پته نه لګیدل، دا څه ډیر زیات د تشویش خبره ده او دا د ډیر غم خبره ده، پکار دا ده چې په دې باندې مونږه اوژاړو په دې اسمبلئ کښې، هغه لا ختم نه وو، د مردان هغه کیس لا Solve شوے هم نه دے، پینځه ورځې اوشوې او دوه ورځې مخکښې په نوښارکښې د وزیر اعلیٰ خپله Constituency کښې د دوؤ کالو ماشومه اغوا کیږی او شکر دے چې هغه بچ شوه په وخت باندې، د هغې په چغو باندې خلق راغلل او هغه ئې بچ کړه، نو دا زمونږ د پاره ډیره د شرم خبره ده میډم! او زما د هوم پارلیمنټری سیکرټری ته۔۔۔۔۔

(شور)

Madam Deputy Speaker: Order in the House, please.

اپنی اپنی سیٹس پر پلیز بیٹھ جائیں۔جی۔

محترمہ معراج ہمایون خان: د هوم پارلیمانی سیکرټری خو لوئې رپورټ پیش کړو، دا رپورټ خو مونږ په اخبارونو کښې هم وئیلې دے، دا رپورټ خو پکار ده چې په وړومبئ ورځ مونږ ته پیش شوے وے او اسمبلئ ته رالیږلې شوے وے چې دا دا کارروائی کیږي په دې باندې، نو په دې رپورټ باندې خو زمونږه تسلی نه کیږي، زمونږ خو به هله تسلی کیږي چې هغه قاتل ملاؤ شی او هغه ته سزا ملاؤ شی، نو که یو سل او شپیته دوئ Interrogate کوی، که دوه سوه کوی او که دوه زره کوی، هغه دغه نه کوی۔ میډم سپیکرا د افسوس خبره خو دا هم ده چې کومې سنټرې ئې کهلاؤ کړی وے د سوشل ویلفیئر د لاندې، دولس سنټرې، زمونږه خیال وو چې په دې حکومت کښې به په څلورو کالو کښې دا د دولسو نه څلیرویشت شی، هغه دولس هم بند شو او څه وجه راته نه لګی چې هغه ولې بند شو؟ حکومت سره پیسې نه وے او پراجیکټ ئې سټارټ کړو، یونیسیف سره یو پراجیکټ سټارټ شو، نو دا خو نه چې ډونر لاړ شی نو حکومت به هر څه بند کړی، هغه د یو مقصد د پاره شروع شوے وو او هغه مقصد ئې دا وو چې حفاظت

ملاؤ شی ماشومانو ته، نو چې هغه هم بند شو رانه او پولیس هم ناکام دے، هغوی هم نشی ملاوؤلې، سراغ ته ئې نشی رسیدې نو دا به کیږي څه؟ او خاصکر دا سې پولیس چې هغه مثالی پولیس یا دیږی او هغوی ته کریډټ ورکړے کیږی او هغوی ته شاباشے ورکړے کیږي، نو دا خو بیا نوره هم لمحه فکریه ده چې کوؤ به څه؟ اسمبلئ کښې که مونږه شل قراردادونه راؤړو، شل قوانین راؤړو، په هغې باندې چې عملدرآمد نه کیږي، نو میډم! پلیز تاسو پخپله هم ښځه یئ او مونږه ټول د میندو حیثیت هم لرو، نو زمونږه هغه چې کوم د زړه درد وی، نو هغه په یو رپورټ باندې دلته په پیش کولو باندې او صرف جے آئی ټی جوړولو باندې او په خبرو باندې هغه سر ته نه رسی، مهربانی اوکړئ، په دې باندې آرډر ورکړئ هوم ډیپارټمنټ ته چې مونږ له په دوه درې ورځو کښې دغه راکړی او قاتل اونیولې شی او هغه له سخت نه سخت سزا ورکړے شی، مهربانی۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: تھینک یو۔

<u>جناب فخراعظم وزیر</u>: میڈم!

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Ji, Fakhr-e-Azam Khan, I am going to defer the Questions/Answers, we will just carry on the session, okay, ji, Fakhr-e-Azam!

قاعدہ کا معطل کیا جانا

<u>جناب فخراعظم وزیر</u>: میڈم! Rule 240 کے تحت Rule 124 کو معطل کیا جائے اور مجھے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Sorry, can you say it again please?

<u>جناب فخراعظم وزیر</u>: میڈم! Rule 240 کے تحت 124 کو معطل کیا جائے اور مجھے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Is it the desire of the House that rule 124, may be relaxed under rule 240, to allow the honourable Members, to move their resolution? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Madam Deputy Speaker</u>: The ‘Ayes’ have it.

قراردادیں

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم! یہ ایک مذمتی قرارداد ہے جس کو نگہت اورکزئی نے پیپلز پارٹی کی طرف سے، زرگل صاحب نے پی ٹی آئی کی طرف سے، ثوبیہ شاہد نے نون کی طرف سے اور ملک نور سلیم خان نے جمعیت علماء اسلام کی طرف سے سائن کئے ہیں اور یہ ایک متفقہ قرارداد ہے۔۔۔۔۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: متفقہ کس طرح ہے، ہم سے تو سائن نہیں لیا گیا، نہ ہمیں پتہ ہے؟

جناب فخر اعظم وزیر: آئیں آپ سائن کر لیں، یہ متفقہ قرارداد ہے، جتنی بھی یہاں پر پارٹیاں ہیں، سب نے متفقہ سائن کئے ہیں۔

یہ اسمبلی کراچی میں نقیب اللہ محسود کے ظالمانہ اور ماورائے قانون قتل کی شدید مذمت کرتی ہے اور اس امر کا مطالبہ کرتی ہے کہ اس واقعے کی جوڈیشل انکوائری کی جائے، کیونکہ محکمانہ انکوائری کسی بھی لحاظ سے منصفانہ نہیں ہوگی اور نہ ہی اس میں کوئی حقائق منظر عام پر لائے جائیں گے، لہذا انصاف کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے اس واقعے کی جوڈیشل انکوائری ضروری ہے تاکہ اس میں ملوث اہلکاروں کو کڑی سزا دی جاسکے۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: محترمہ سپیکر صاحبہ!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، انیسہ بی بی کا مائیک آن کریں۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: Thank you Madam, we support this resolution اور ہم چاہتے ہیں لیکن اصولاً پارٹی سے ان کو یہ کر لینا چاہیئے تھا، بالکل میں اس کو خود بھی موؤ کر رہی تھی، انتہائی بہیمانہ ٹارگٹ کلنگ ہے، 'ان کاؤنٹر' ہے جس کی ہم شدید مذمت کرتے ہیں، حالات و واقعات جو بھی ہوں، اس کی مکمل جوڈیشل انکوائری بہت ضروری ہے اور ہم باقاعدہ Unanimously یہ چاہتے ہیں کہ اس کی مکمل تحقیقات کی جائیں اور جو بھی مرتکب ہے اس جرم کا، اس کو قرار واقعی سزا ملنی چاہیئے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اس پر اعزاز الملک صاحب بھی بات کرنا چاہتے تھے، مجھے پہلے لسٹ، اعزاز الملک صاحب، زرین ضیاء اور پھر آپ۔

جناب اعزاز الملک: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میډم! زه بیا هغه زړه خبره کومه چې کوم ملک کښې مونږ اوسیږو، دا یورپی ملک نه دے، دا د اسلام په نوم باندې آزاد شوے ملک دے خو بحیثیت ذمه دار او بحیثیت قوم مونږ په دې باندې سوچ کړے دے چې زمونږ قوم په کوم طرف باندې روان دے او د دې وطن ادارې کوم طرف ته روانې دی؟ د افسوس خبره دا ده چې یو طرف ته د قصور په واقعه باندې مسلسل احتجاجونه په ټول ملک که اوشو او عین په دغه دوران کښې په مردان کښې دا قسم واقعات کیږی او کراچۍ کښې دا قسم واقعات کیږی۔ بنیادی خبره دا ده چې څو پورې په یو ملک کښې د بدۍ اسباب موجود وی او د برایۍ اسباب موجود وی، بیا دا توقع کول چې برائی به کمه شی، دا به کمیږی نه، دا به سیوا کیږی، کوم ځائې کښې چې پټرول، ماچس او شعلې موجود وی او بیا دا ګیله کول چې دلته به هور نه لګی، دا ممکنه نه ده، د دې وجې نه حکومت وقت له په دې باندې غور پکار دے او دا بنیادی ذمه داری ده د وخت د حکومت، خاصکر د پاکستان د حکومت او دا د آئین تقاضه ده چې داسې ماحول فراهم کړی چې هلته نیکی کول آسان شی او بدی کول ګران شی خو د بد قسمتۍ نه، میډم سپیکر صاحبه! زه ستاسو توجه غواړم، لږه اندازه اولګوۀ، لږه اندازه د اولګوۀ چې جماتونو کښې تعداد زیات سیوا دے د مسلمانانو، که نیټ کیفو کښې سیوا دے، سی ډیز سنټرو کښې سیوا دے، که جماتونو او مدرسو او دینی ماحول کښې سیوا دے؟ او دا ټول کارونه د سرکار په سرپرستۍ کښې کیږی، نه د PEMRA د پاره څه اصول او قواعد شته او نه زمونږه د سی ډی او د نیټ کیفو سنټرو د پاره څه اصول او څه قواعد شته، نه د صوبه خیبر پختونخوا او د پاکستان په دې وطن کښې د آزادانه فلمونو د پاره څه روک ټوک شته، د دې وجې نه دا برایانې به کیږی او د دې مونږ مذمت کوۀ چې نه دی پکار خو د برایۍ هغه اسباب ختمول پکار دی چې کوم په دې ملک کښې د سرکار په سرپرستۍ او نګرانۍ کښې کیږی۔ زه افسوس کوم، دلته د صوبائی اسمبلۍ ممبران، په دې صوبه خیبر پختونخوا باندې خبره نه کوم خو زمونږ سیاسی مشران هم پکښې ملوث دی چې دغه شان دو نمبر کارونه خلق کوی، بیا د عدالت نه هم آزادیږی او د تهانړو نه هم آزادیږی، د دې وجې نه کوم ملک کښې چې د جزا او سزا نظام

نه وی نو بیا د څه توقع کوؤ چې هلته به برائی کمه شی، د دې وجې نه دا په آئین کښې شته، دا قسم له مجرمانو له سزا پکار ده قابل عبرت او نشان جوړول پکار دی او د هغې نه پس به ان شاء الله د دې وطن دا نظام جوړیږی۔ آخر کښې زه درخواست کوم چې د دې اسمبلئ نه بهر د پینځوؤ ورځو نه زمونږ ملازمین د لته د ویلفیئر بورډ ناست دی خو د دې حکومت څوک ورغلی دی که نه دی؟ پکار ده چې د هغوی مسائل هم واؤرو، دغه شان سب انجینئران هم بنی گاله ته تلی دی او هغوی هم په احتجاج دی، د هغوی مسائل د هم واؤرو، ډیره مهربانی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔جی، زرین ضیاء۔

محترمہ زرین ریاض (پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت): تھینک یو، محترمہ سپیکر!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، زرین ضیاء۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت: میڈم! یہ جو قرارداد پیش کر رہے ہیں، کیونکہ یہ ہمارے علاقے سے اس لڑکے کا تعلق ہے اور اس پر میں خود قرارداد پیش کرنا چاہ رہی تھی لیکن انہوں نے سائن کیا تو ان کو چاہیئے کہ یہ متفقہ طور پر ایک قرارداد لائیں تاکہ تمام پارٹیوں کے سائن ہوں، اس طرح نہیں ہے، انہوں نے یہاں سے کسی سے، اور ہمارے ریجن کا ہے، یہ اس طرح کی بات نہ ہوتی، جہاں تک نوشہرہ، مردان یا ڈی آئی خان یا پنجاب کی زینب بی بی کا تعلق ہے، میں سمجھتی ہوں کہ ہمارے تمام ممبران کو چاہے وہ کسی بھی پارٹی سے تعلق رکھتے ہوں، چاہے ہم گورنمنٹ والے ہیں، چاہے اپوزیشن والے ہیں، ہم سب کو مل کر یہ سوچنا چاہیئے کہ چاہے وہ کسی بھی پارٹی کا ممبر ہو، وہ ایسی گھناؤنی حرکات کو سپورٹ کرتا ہو یا اس پر پردہ ڈالتا ہو، ہم سب کو اس کیلئے کھڑا ہونا چاہیئے اور عوام اور ہماری بہنوں، بیٹیوں کے ساتھ جو ہو رہا ہے، ہمیں ان کو ہر حال میں انصاف دلانا ہے اور ہمیں اس کو سپورٹ نہیں دینا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو، زرین، فخر اعظم نے ہماری پارٹی کے زر گل سے سائن لیا تھا تو It's alright, I think it's okay now. The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say' No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed.

(Applause)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، عظمیٰ خان بی بی، سوری، آمنہ سردار، آمنہ سردار!

محترمہ آمنہ سردار: شکریہ، میڈم سپیکر! میں جو قرارداد پیش کرنے جارہی ہوں، یہ مذمتی قرارداد ہے۔

یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ ضلع نوشہرہ، مردان، ہزارہ اور پورے ملک میں ہونے والے بچیوں اور بچوں کے ساتھ جنسی تشدد کے واقعات کی پرزور الفاظ میں مذمت کرتی ہے اور اس ایوان کے ذریعے صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ ملزموں کو بدترین اور عبرتناک سزا سرعام دی جائے تاکہ کوئی بھی آئندہ ایسی بدترین اور حیوانیت پر مبنی حرکت کرنے کی جرات نہ کرسکے۔

Madam Deputy Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say' No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed. Next resolution,

آمنہ آپ کی دوسری بھی تھی۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، آمنہ بی بی! آپ کی دوسری ریزولیوشن۔

محترمہ آمنہ سردار: شکریہ، میڈم سپیکر! یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے، کیونکہ کسی بھی ملک کی ترقی کادارومدار وہاں کی خواتین کی حکومتی امور میں مناسب نمائندگی اور فعال کردار پر منحصر ہوتا ہے، اگر خیبر پختونخوا حکومت خواتین کو ملازمتوں میں مناسب نمائندگی دے تو وہ بھی حکومت کی کارکردگی بہتر بنانے میں اپنا کردار ادا کرسکتی ہیں، ہماری آبادی کا باون فیصد حصہ خواتین پر مشتمل ہے، جن کیلئے ملازمتوں میں دس پرسنٹ کوٹہ مختص ہے جو آبادی کے تناسب سے بہت کم ہے، لہٰذا حکومت محکمہ زراعت میں خواتین کیلئے مختص کوٹے کو دس پرسنٹ سے بڑھا کر پندرہ پرسنٹ کردے اور ساتھ ہی ڈیوٹی کی جگہ پر ان کیلئے پردے اور دیگر بنیادی ضروریات کا بھی خیال رکھا جائے تاکہ وہ اپنی ڈیوٹی احسن طریقے سے سرانجام دے سکیں۔

میڈم سپیکر! یہ اس وقت کی بہت اہم ضرورت ہے اور چونکہ یہ ڈیپارٹمنٹ بھی اس قسم کا ہے کہ یہاں پر خواتین کام کر بھی رہی ہے اور مزید کر بھی سکتی ہیں۔

Madam Deputy Speaker: I think the resolution is very clear. The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say' No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed.

عظمیٰ بی بی! آپ کا ریزولیوشن۔

محترمہ عظمیٰ خان: تھینک یو۔ میڈم! ریزولیوشن نمبر 1065۔

چونکہ پاکستان میں خواتین کی آبادی 51 پرسنٹ پر مشتمل ہے اور حالیہ چند برسوں میں خواتین کو Mainstream، دائرے میں لانے اور بااختیار بنانے کیلئے مختلف پراجیکٹس پر کام جاری ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ خواتین کی ترقی کو خواتین کے دستکاری سنٹرز تک محدود نہ کیا جائے بلکہ ترقی کے جدید رجحانات، یعنی ٹیکنالوجی، سائنس، ای کامرس، انفارمیشن ٹیکنالوجی، ریسرچ، کمپیوٹر کی تعلیم، قانونی لٹریسی، استعداد کار میں اضافہ، فنانس، پلاننگ اور انسانی ترقی تک بڑھایا جائے تاکہ خواتین ترقی کے جدید رجحانات کا مقابلہ کر سکیں، تھینک یو میڈم۔

Madam Deputy Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say' No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed.

عظمیٰ بی بی! آپ کی سیکنڈ ریزولیوشن۔

محترمہ عظمیٰ خان: چونکہ پاکستان زچگی کے دوران ہونے والی اموات کی شرح کے لحاظ سے دنیا میں دوسرے نمبر پر ہے جو کہ قابل تشویش امر ہے، ان اموات کی بہت سی وجوہات کے تدارک سے اس امر کی شرح کو کم کیا جا سکتا ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ دوران زچگی

اموات، جس کا مطلب ہے، Maternal mortality کو Notifiable قرار دیا جائے، جس طرح صوبائی حکومت نے Public Health Surveillance and Response Act 2017 کے تحت چند بیماریوں کو Notifiable قرار دیا تھا تاکہ قوم کی ماؤں کا تحفظ یقینی بنایا جاسکے۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say' No'.

(The motion was carried)

<u>Madam Deputy Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The resolution is passed.

عظمیٰ بی بی! آپ کی ایک اور بھی تھی۔۔۔۔

(مداخلت اور قطع کلامیاں)

<u>محترمہ عظمیٰ خان</u>: میڈم! یہ Proper میں Answer کرتی ہوں ذرا منسٹر صاحب کو، یہ اسمبلی میں پراسیس ہو چکے ہیں، منسٹر صاحب! اس پر باقاعدہ اسمبلی کا نمبر ہے، یہ Adopt ہو چکے ہیں۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: ہاں، یہ پراسیس ہو کے آئے تھے، سیکرٹری صاحب! دا پراسیس شوے وو کنه، اوکے، فخر اعظم! آپ نے جو ابھی پیش کی تھی، وہ ہو گئی ہے اوکے، We will reconsider it۔ اچھا جی، پوائنٹ نمبر 8 پر آتی ہوں، Point No. 08, withdrawal of the Establishment of Information Technology Board، دا به خوک کوی؟

<u>جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون)</u>: میڈم!

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: لاء منسٹر! پلیز، لاء منسٹر۔

(شور)

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: شاہ فرمان کا مائیک آن کر دیں، شاہ فرمان کا مائیک آن کر دیں پلیز۔

<u>جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)</u>: یہ جو ریزولیوشنز ہیں، اس کے اوپر بات کرنی ہے، یعنی آپ کی ریزولیوشنز پاس ہوتی جارہی ہیں، مجھے بتائیں کہ کہاں گورنمنٹ کا Viewpoint آیا ہے اور میں تو یہ پانچویں دن زبردستی کھڑے ہو کر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا کہ پچھلے چھ

Working days پر میں آیا ہوں اور مجھے آج موقع ملا، میں صرف یہ جاننا چاہتا ہوں کہ اگر ریزولیوشن پاس ہو جاتی ہے یا ریزولیوشن پیش کی جاتی ہے تو اس کے اوپر اپوزیشن اور گورنمنٹ کا Viewpoint ہوتا ہے، یہ تو صرف آپ سکول کی کارروائی اس کو نہ سمجھیں، یہ جو افکاری صاحب نے بات کی ہے، یہ جو خواتین کی ایمپلائمنٹ کا ایشو ہے، یہ تو ایسا نہیں ہے کہ کوئی ممبر آکے ریزولیوشن پاس کرے، اس کے Rationales ہوتے ہیں، اس کے Behind کوئی Reasons ہوتے ہیں، اس کو آپ نے Define کرنا ہوتا ہے، لوگوں کو بتانا ہوتا ہے، اب میڈم سپیکر! میں آپ کو بتاؤں کہ یہ جو ریزولیوشن پاس ہوئی کہ جو چھوٹی بچیوں کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے، یہ سب سے بہتر فورم ہے کہ اس کے اوپر بات کی جائے، یہ مسائل کس معاشرے کے ہیں، افکاری صاحب نے نشاندہی کی ہے، یہ مسائل کس معاشرے کے ہیں؟ Child molestation یہ Statistical detail کے حساب سے اس معاشرے کی بیماری ہے، جہاں بے لگام آزادی ہے، جہاں پر عورت اور مرد میں فرق نہیں ہے، آپ ساؤتھ امریکہ دیکھ لیں، آپ برازیل دیکھ لیں، آپ فرانس دیکھ لیں، یہ بیماری ادھر کی ہے تو کیا ہمارے کلچر میں کوئی ایسا موؤ ہو رہا ہے جہاں ہم نے یہ سوچا ہوا ہے کہ وہ کونسی میڈیا کا Influx ہے ہمارے اوپر، وہ کونسا کلچرل چیلنج ہے، ہم کس طرف جا رہے ہیں، یہ بیماری کیوں ہے؟ کیونکہ نہ تو ہمارا دین اور نہ ہمارا کلچر اس بات کی اجازت دیتا ہے، ان محرکات کے اوپر اگر ہم بات نہ کریں، اگر ہم Responsible نہ ٹھہرائیں، کس کی ذمہ داری ہے، معاشرے کی ذمہ داری ہے، سکول کی ذمہ داری ہے، ماں باپ کی ذمہ داری ہے، اس کے اوپر بات کئے بغیر آپ ایک ریزولیوشن صرف پاس کر کے پیش کریں، یہ تو کوئی Solution نہیں ہے، ہم نے ان کے اوپر ذمہ داری ڈالنی ہے، ایک طرف تو ہم Modernism کی طرف ایسے جا رہے ہیں کہ ہم تقلید کر رہے ہیں ان ممالک کی جن کے اندر یہ بیماری ہے، جن اقوام کا یہ مسئلہ ہے، ہم ان کی تقلید کرتے جا رہے ہیں، لباس میں ان کی تقلید، کردار میں ان کی تقلید، فیشن میں ان کی تقلید تو کیا وہ بیماری ادھر نہیں آئے گی، اس کے کون کون ذمہ دار ہیں؟ معاشرہ اس کا ذمہ دار ہے اور اس کے اوپر بات ہو گی اور میڈم سپیکر! اگر یہ ذمہ داری ہم Fix نہ کریں تو پھر حل کیا ہے، صرف اسلئے کہ غلط کام ہو رہا ہے؟ اس کو تو برازیل میں بھی غلط سمجھا جاتا ہے، اس کو پیرس میں بھی غلط سمجھا جاتا ہے لیکن روکنے والا کوئی نہیں ہے، نہ کوئی روک سکتا ہے جب تک آپ ان محرکات کی نشاندہی نہ کریں

کہ کون اس کا ذمہ دار ہے، میڈم سپیکر! ہمارے اوپر سوشل میڈیا کے ذریعے کلچر یلغار ہے اور ہم اس کے سامنے ہار مان چکے ہیں، ہمارا اٹھنا بیٹھنا، ہماری طرز گفتگو، طرز زندگی، لباس یہ سارا کچھ ہم تقلید کرتے ہیں اور جن معاشروں کی تقلید کرتے ہیں، اسی معاشرے کی بیماری ہمیں لگے گی، لہذا ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ اس کے اوپر سوچیں، گھر سے لیکر، ماں باپ سے لیکر، سکول سے لیکر، کالج سے لیکر، میڈم سپیکر! آج ہماری بچیاں صرف یہ نہیں ہیں، آپ دیکھیں، آئس کا نشہ، اس طرف کسی کا دھیان نہیں ہے اور اس کیلئے ان شاء اللہ Coming cabinet میں اس کی جو Proposals ہے، وہ پاس ہو جائے گی لیکن بڑی ساری بیماریاں ایسی ہیں، بڑے سارے کام ایسے ہیں کہ میں یہ سمجھتا ہوں۔۔۔۔

(مداخلت اور قطع کلامی)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: پلیز، شاہ فرمان کی بات سنیں۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اگر میڈم سپیکر! آپ صرف ریزولیوشن پاس کریں، میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس کے اوپر آپ ڈیبیٹ کا موقع دیں، بالکل اس کے اوپر پوری ڈیبیٹ ہونی چاہیئے اور اس ڈیبیٹ کے اوپر ہم بات کریں گے کہ کس کی ذمہ داری ہے اور کہاں ہم Fix کریں گے؟ میڈم سپیکر! حل کیا ہے؟ ایشو کا جو حل ہوتا ہے، جب ڈیبیٹ ہو گی اور اب ہم سب نے اپنے گریبانوں میں جھانکنا ہے اور ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ جس طرح ایک بیماری لگتی ہے تو آپ کو پتہ چل جاتا ہے کہ اس کے Causes یہ ہیں اور اس کے Affects یہ ہیں، اگر ہم Causes کی طرف نہ جائیں اور ہم کہیں کہ ہمیں بیماری نہ لگے، یہ نہیں ہو سکتا، میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ ایک پورا دن اس کے اوپر ڈیبیٹ ہو جائے کہ ہمارے معاشرے میں بچیوں، چھوٹی بچیوں کے ساتھ، Child molestation اور Drugs کے اوپر دو دن ڈیبیٹ رکھیں تاکہ یہ میسج چلا جائے، اگر یہ لوگ فکر نہیں کریں گے تو کون فکر کرے گا؟ یہی ذمہ دار ہیں، یہاں پر جو لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، یہ Represent کر رہے ہیں عوام کو اور اگر یہ ذمہ داری قبول نہ کریں تو کون کرے گا؟ لہذا میری ریکویسٹ یہ ہے کہ اتنے Haste میں صرف ریزولیوشن، میں ریزولیوشن کے اوپر اعتراض نہیں کر رہا، کہنے کا میرا مقصد یہ ہے کہ ریزولیوشنز بڑی Important ہے، لہذا صرف ریزولیوشنز تک نہ رہیں کہ ہم کل اخبار والوں کو کہیں اور میڈیا سے کہیں کہ جی ہم تو بات کر چکے ہیں، ہم اس

کے خلاف ریزولیوشنز لا چکے ہیں، اس کے اوپر ڈیبیٹ ہو اور جس کی ذمہ داری ہے، اس کے اوپر ذمہ داری Fix ہونی چاہیئے، اگر ہماری کمزوری ہے، دوسری بات آنریبل ممبر زنے ایمپلائمنٹ کے حوالے سے بات کی ہے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کے اوپر بھی بات ہونی چاہیئے، میڈم سپیکر! اصولاً اور قانوناً یہ پوری اسمبلی خواتین کی ہو سکتی ہے لیکن یہ اسمبلی مردوں کی پوری طرح نہیں ہو سکتی، کیوں؟ خواتین کی مخصوص سیٹیں ہیں لیکن ہر سیٹ پر خواتین Contest کر سکتی ہیں، خواتین کی سیٹ پر مرد Contest نہیں کر سکتا، لہذا ایشو سیریس ہے، اس کے اوپر بات ہونی چاہیئے، صرف ریزولیوشن تک اور ریزولیوشن اتنا لائٹ نہیں لینا چاہیئے، اب ریزولیوشن آپ نے پاس کرایا، ریکارڈ کا حصہ بن جاتا ہے، کل آپ سے لوگ پوچھیں گے، میں سمجھتا ہوں کہ جو جو سیکٹرز ہیں، ہم اس کو Functional specialization سمجھتے ہیں، جہاں خواتین کا کام ہے، بہتر کر سکتی ہیں، ان کو Priority دینی چاہیئے، جہاں مردوں کا کام ہے، ان کے اندر Equality بھی ہونی چاہیئے لیکن میری ریکویسٹ آنریبل ممبرز سے یہ ہے کہ وہ Suggestion کے ساتھ اور پوائنٹ کے ساتھ آجائیں تاکہ اس کے اوپر بھی بات ہو اور صرف ریزولیوشن نہ ہو، قانون سازی کی ضرورت ہو یا کوئی ایگزیکٹیو آرڈر کی ضرورت ہو، وہ بھی ہم کریں گے لیکن یہ Important چیزیں ہیں، لہذا میڈم سپیکر! میری ریکویسٹ ہے کہ ریزولیوشن کو صرف Formality تک نہیں رہنا چاہیئے، اس کے اوپر بات بھی ہونی چاہیئے اور یہ جو ملک کے اندر ہو رہا ہے Child molestation اور جو نشے کی طرف ہمارے بچے اور بچیاں جا رہی ہیں، اس کے اوپر دو دن کی ڈیبیٹ رکھیں اور آخر میں جو Conclusion ہو، وہ اداروں تک ایسے ہم پہنچائیں کہ وہ اس کے خلاف Strict action لیں اور ہم اپنے گریبان میں بھی جھانکیں، اپنی ذمہ داری بھی پوری کریں، ہمیں بھی پتہ ہو، اگر میں چاہتا ہوں کہ میں ایسے اچھا لگتا ہوں، اگر میں اس Role میں اچھا لگتا ہوں تو پھر اس Role کی بیماری بھی مجھے لگے گی، ہمیں اپنے کلچر اور دین کو نہیں بھولنا چاہیئے، شکریہ میڈم سپیکر۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Thank you very much Shah Farman. Dr. Haidar!

<u>ڈاکٹر حیدر علی (پارلیمانی سیکرٹری برائے انسداد بدعنوانی و صوبائی معائنہ ٹیم)</u>: شکریہ، میڈم سپیکر! میں شاہ فرمان صاحب کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے صرف دو منٹ لوں گا، جس طرح کہا گیا، میں بھی اس کی پر زور

مذمت کرتا ہوں اور یہ جو آج کل، ملک میں تو پہلے سے یہ رجحان ہے، Human nature ہے لیکن جو میڈیا پر اس بات کو، یہ جو رجحان بڑھ رہا ہے بچوں کے خلاف۔۔۔۔

(مداخلت اور قطع کلامیاں)

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Shah Farman! You are wanted in the Assembly, please. Ji, Haidar!

<u>پارلیمانی سیکرٹری برائے انسداد بدعنوانی وصوبائی معائنہ ٹیم</u>: یہ جو بچوں کے خلاف وحشیانہ رجحانات میں ہمارے ملک کے اندر اضافہ ہو رہا ہے، اس کو واقعی ٹٹولنے کی ضرورت ہے کہ کیا ہمارا معاشرہ اس سے پہلے بالکل صاف ستھرا تھا، اس حوالے سے کوئی Child abuse نہیں ہو رہا تھا، یہ پہلی دفعہ ہو رہا ہے یا اس کو پہلی دفعہ اچھالا جا رہا ہے جو کہ اچھا اقدام ہے، جس نے بھی اس کو اچھالا ہے، اس میں اگر میڈیا ملوث ہے تو اس طرف لوگوں کی توجہ، قانون دانوں کی توجہ، قانون سازوں کی توجہ مبذول کرانا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے، شاہ فرمان صاحب سے میں اتنا اختلاف کروں گا کہ یہ ہمارے ملک کا یا ہماری کلچر کا نہیں پیدا کردہ ویسٹرن معاشرے کا ہے، میں یہ کہوں گا کہ یہ Animal nature ہے، Animal instant ہے، یہ نفسیات کا مسئلہ ہے، یہ رویوں کا اور Behavior کا مسئلہ ہے، ویسٹ میں یہ چیزیں ہیں، وہ اسی لئے زیادہ نظر آتی ہیں کہ ایک تو وہ ریکارڈ پر آتی ہیں اور دوسری طرف اس طرف اگر آزادی ہے، Liberalism ہے لیکن وہاں قانون کی گرفت بھی ہے، یہاں پر چیزیں رپورٹ ہو جاتی ہیں، ایس ایچ او کو معطل کیا جائے، اس کے خلاف پرچہ کاٹا جائے لیکن جو ملزم ہوتا ہے، پھر اس کی Follow-up اس کیس کی نہیں ہوتی کہ اس کو سزا ہوئی کہ نہیں ہوئی؟ ویسٹ میں اگر یہ کیس ہوتا ہے تو پھر اس کو انجام تک پہنچاتے ہیں، وہاں پر ایسی آزادی نہیں ہے کہ لوگ بچوں کی عزتوں سے کھیلیں، لوگ مردوں یا خواتین کے ساتھ کھیلیں، ان کے حقوق کے ساتھ کھیلیں، وہاں پر قانون کی گرفت ہے، یہاں پر ہمارے دو ادارے تھے، چونکہ یہاں پر ریاست روایتی کمزور آرہی ہے، ریاست کی گرفت نہیں ہے لیکن یہاں پر فیملی کی گرفت تھی جو کہ ایک ادارہ تھا، یہاں پر مذہب کی گرفت تھی جو کہ ایک ادارہ تھا، ہماری مذہب کی یہاں پر گرفت کمزور ہو رہی ہے، اس کے ذمہ دار کئی لوگ ہیں، میں اس پر بات نہیں کرنا چاہتا، یہاں فیملی کی گرفت یا سسٹم تھا، وہ کمزور ہو رہا ہے، Replacement کے طور پر ریاست وہ خلاء پر نہیں کر رہی، وہاں پر اگر فیملی کمزور ہے، مذہب

کمزور ہے، Liberalism ہے لیکن وہاں قانون کی گرفت ہے، ریاست مضبوط ہے، وہاں قانون کی گرفت سے کوئی نہیں بچ سکتا، یہاں پر اگر ہم اس بات کا تجزیہ کریں گے تو سب سے بڑی ذمہ داری ہماری ہے، قانون کے اندر Loopholes ہیں، Child abuse پر ابھی تک کوئی کام نہیں ہوا، بی بی سی کی ایک ڈاکیومنٹری موجود ہے، پشاور میں اس اسمبلی سے ایک کلومیٹر کے فاصلے پر ایک اڈہ ہے، اس کے خلاف بی بی سی کی وہ رپورٹ آج بھی نیٹ پر موجود ہے کہ چائلڈ کے ساتھ آج رات بھی کوئی جائے، میں خود گیا ہوں، میں نے خود دیکھا ہے کہ بچوں کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے اس پشاور کے اندر، وہ رپورٹ نہیں ہو رہا، یہ اب سے نہیں ہو رہا، میں اس حکومت کی بات نہیں کر رہا، جو بھی حکومت یہاں پر بیٹھی ہے، جو بھی اسمبلی کے ممبران یہاں پر بیٹھتے ہیں، کبھی ہم نے یہ سوچا ہے کہ ہمارے بچوں کے ساتھ یہ جو ظلم ہو رہا ہے، سٹریٹ چلڈرنز کے ساتھ، اس کو ریاستی بچوں کا درجہ کون دے گا؟ اگر کسی کا ماں باپ نہیں ہے، وہ کمزور ہے، ریاست اس کی ماں باپ ہے، ہم یہاں پر ریاست کے نمائندے کے طور پر، قانون سازوں کے طور پر بیٹھے ہوئے ہیں، ضرورت اس بات کی ہے کہ اس پر ایک کمیٹی بنائی جائے، وہ Child abuse کے مسئلے کی صحیح جانچ پڑتال کرکے اس کے بعد ایک ایسا قانون ہم بنا کے لے آئیں کہ کوئی بھی اس کی گرفت سے بچ نہ سکے، اس کی Follow-up ہو اور اس کی Implementation ہو، بہت بہت شکریہ۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: تھینک یو جی، جیسا کہ شاہ فرمان صاحب نے کہا ہے کہ اس پر ڈیبیٹ ہو، کمیٹی سے کام نہیں بنے گا، اس پر ڈیبیٹ ہونی چاہیئے، میں یہ Promise کرتی ہوں کہ جب میں چیئر کروں گی تو میں Full day اس پر ڈیبیٹ رکھوں گی. Because I don't know about Speaker Sahib. Ji, Jafar Shah Sahib!

<u>جناب جعفر شاہ</u>: میڈم سپیکر! تھینک یو، آپ اس پر رولنگ دے دیں، اس کو اس طرح نہ رکھیں، یہ بہت Important مسئلہ ہے، یہ انسانی المیہ ہے، ہمارے سر شرم سے جھک گئے ہیں، یہ جو پے در پے واقعات ہو رہے ہیں اور جس طرح ڈاکٹر صاحب نے کہا، میں تو کہوں گا شاہ فرمان صاحب کو کہ "بہت دیر کی مہرباں آتے آتے"، یہ آج انہوں نے بڑے دل کی باتیں کہیں اور میں Agree کرتا ہوں اور اس کو بڑی سنجیدگی سے ہم نے لینا ہے، میڈم سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس خطے پر اور خاصکر اس علاقے پر، اس ریجن میں یہ دہشتگردی کی دوسری ایک لہر آ رہی ہے، یہ پے در پے جو واقعات ہو رہے ہیں، آج نوشہرہ میں ہو رہے ہیں،

مردان میں ہو رہے ہیں، میں یہاں پر ایک افسوس کا بھی اظہار کر رہا ہوں کہ پنجاب میں ہوا، ہم اس پر رو رہے ہیں اور ہمیں بہت دکھ ہے، اس پر جو پنجاب میں زینب کا واقعہ ہوا یا مردان میں ہوا یا نوشہرہ میں ہوا لیکن وہاں پر جتنا بلہ گلہ ہو رہا ہے، یہاں پر ہمارے لئے اتنی آواز نہیں اٹھائی گئی، اس پر ہم بھرپور اپنا احتجاج ریکارڈ کرتے ہیں اور ہم اس پر گلہ اور شکوہ کرتے ہیں، میڈم سپیکر! اب بھی اس طرح کے واقعات ہو رہے ہیں، ابھی کراچی میں آپ دیکھیں، وہاں پر پختونوں کی Extrajudicial killing ہو رہی ہے، اس پر اگر ہم خاموش رہے تو معاشرہ اور ہمارے بچے کبھی ہمیں معاف نہیں کریں گے اور اس پر ابھی لوگ جاگ رہے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس ملک کی سلامتی کیلئے، اس ملک کی بقاء کیلئے یہ خطرناک ہے، میں اس قرارداد کی بھرپور حمایت کرتا ہوں۔ میڈم سپیکر! آج کل حالات اس طرف جا رہے ہیں کہ ہم حیران ہیں کہ یہ کیا ہو رہا ہے پورے ملک میں؟ آج دیکھیں جی، آپ کے سب انجینئرز پچھلے ایک ہفتے سے بنی گالہ میں بیٹھے ہوئے ہیں، ان کو کوئی پانی نہیں پلاتا، ان کو کوئی، میں تو غیر پارلیمانی لفظ، ان کو کوئی گھاس تک نہیں ڈالتا، ان کیلئے حکومت اقدامات کرے اور ہمیں یہاں پر آگاہ کریں، میڈم سپیکر! یہاں پر بات ہو گئی Annual Development Plan کی، یہاں پر اگر آپ کے ایم پی ایز کے ساتھ اتنا ظلم ہو رہا ہے، منتخب نمائندوں کے ساتھ اتنا ظلم ہو رہا ہے تو ہم وہ ظلم، ہم کس طرح روئیں گے؟ میڈم سپیکر! میں آپ کو مثال دے دوں، میرے اور ڈاکٹر حیدر جو کہ حکومتی پارٹی کا ہے، ان حلقوں میں اے ڈی پی سکیم میں ہمیں یہ بتایا گیا کہ یہ فنڈ ایم این اے استعمال کرے گا، صوبائی فنڈ کے ساتھ ایم این اے کا کوئی تعلق نہیں ہے، میں اس پر بھرپور احتجاج کرتا ہوں اور میری ڈاکٹر صاحب سے بھی ریکویسٹ ہو گی کہ وہ اس پر احتجاج ریکارڈ کرے، میڈم سپیکر!۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب جعفر شاہ: (ڈاکٹر حیدر علی سے) ڈاکٹر صاحب! یو منٹ، ایک اور بات یونیورسٹی آف سوات کی، یہ اچھا ہوا کہ منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، یہ ہمیں اور ہاؤس کو اعتماد میں لے لیں اور ہمیں صحیح صورتحال سے آگاہ کریں کہ یونیورسٹی آف سوات کے وائس چانسلر کے سلسلے میں یہاں پر اس ہاؤس میں ہم نے ایک متفقہ قرارداد منظور کی تھی، اس قرارداد کو ردی کی ٹوکری میں ڈالا گیا ہے اور وہاں پر وہ کس طرح

اس کی ریکروٹمنٹ ہو گئی ہے، کس طرح اس کی سلیکشن ہو گئی ہے؟ میری منسٹر ہائر ایجوکیشن سے یہ ریکویسٹ ہے کہ وہ اس چیز پر بھی روشنی ڈالیں، تھینک یو ویری مچ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you Jafar Shah Sahib. Item No. 08. Law Minister! Please, withdrawal of the KP Establishment of Information Technology Board.

Mr. Imtiaz Shahid (Minister for Law): Madam Speaker!

Madam Deputy Speaker: Law Minister! Please.

Minister for Law: Madam Speaker!

Madam Deputy Speaker: Okay, I am being told that legally we cannot do this one because it should be done by Arif Sahib. Okay you go to 9 please, you go to 9.

خیبر پختونخوا پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2016 کا ایوان میں پیش کیا جانا

Minister for Law: Okay, Madam Speaker! I on behalf of the honourable Chief Minister lay the Annual Report of Public Service Commission for the year 2016, in the House.

Madam Deputy Speaker: It stands laid.

خیبر پختونخوا کے امور سے متعلق پالیسی کے اصولوں کے مشاہدات اور ان پر عملدرآمد کے بارے میں رپورٹ برائے سال 2016 کا ایوان میں پیش کیا جانا

Madam Deputy Speaker: Item No. 10, Law Minister.

Minister for Law: Madam Speaker! I on behalf of the honourable Chief Minister beg to lay the Report of the Observance and Implementation of Principal of Policy in Relation to the Affairs of the Khyber Pakhtunkhwa Province for the year 2016, in the House.

Madam Deputy Speaker: It stands laid.

اراکین کی رخصت

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یہ چھٹیوں کی درخواستیں ہیں: جناب سکندر خان شیر پاؤ، ابرار حسین صاحب، افتخار علی مشوانی، فضل حکیم، حاجی انور حیات، فریڈرک عظیم غوری، محمد عارف، ملک محمد قاسم، نجمہ شاہین، مسماۃ نسیم حیات، امجد خان، منظور ہیں جی؟

(تحریک منظور کی گئی)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The leave is granted. 'Call Attentions': Fakhr-e-Azam, sorry Sardar Nalotha Sahib!

جناب بخت بیدار: میڈم سپیکر!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی۔

جناب بخت بیدار: جی، زما یو خبره وه۔

Madam Deputy Speaker: Oh yeah.

سرداراورنگزیب نلوٹھا: ثوبیہ شاہد صاحبہ کا کوئسچن ہے۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، بخت بیدار صاحب کا مائیک آن کردیں، پھر نلوٹھا صاحب! آپ کا۔

سرداراورنگزیب نلوٹھا: ان کا کوئسچن ہے، مہربانی کرکے صرف ایک کوئسچن کی اجازت دے دیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: کوئسچنز ہم نے ڈیفر کردیئے ہیں، منسٹر نہیں ہیں، جی، بخت بیدار صاحب!

سرداراورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔

جناب بخت بیدار: میڈم شکریہ، نلوٹھا صاحب! ایک منٹ، ایک منٹ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بخت بیدار صاحب! آپ بولیں۔

جناب بخت بیدار: میډم! زمونږه د دې صوبې ټول انجینئران په هړتال دی، میډم! ستاسو توجه غواړم، زمونږ د دې ټولې صوبې انجینئران په هړتال دی، د بنی ګاله مخې ته خلورمه پینځمه ورځ ده چې په هړتال دی، ټول د ډیویلپمنټ کار د دې صوبې بند دے، زمونږ ستاسو په تهرو باندې صوبائی حکومت ته درخواست دے چې د هغوی جائز مطالبات د اومنلې شی چې هغوی واپس خپل کار ته راشی او دا ډیویلپمنټل کار شروع شی۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: میرے کوئسچنز ہیں، یہ Billion Trees کے حوالے سے جن کے تحت یہ جو کہہ رہے ہیں کہ ہم نے ایک ارب 20 کروڑ درخت لگائے ہیں۔۔۔۔

(شور)

(محترمہ ثوبیہ شاہد سپیکر ڈائس کے سامنے احتجاج کر رہی ہیں)

Madam Deputy Speaker: Minister is not here, he requested.

محترمہ ثوبیہ شاہد: نہیں، میڈم! اگر وہ نہیں ہے تو لاء منسٹر جواب دے۔۔۔۔۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، تو جواب کون دے گا؟

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: مشتاق غنی اینڈ ڈاکٹر حیدر پلیز۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یہ آپ کو ئسچن۔۔۔۔۔

(شور)

Madam Deputy Speaker: Okay, Sobia! You go, I am going to take it.

(Pandemonium)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، مشتاق غنی صاحب!

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: آپ لوگ۔۔۔۔۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Okay carry on، ثوبیہ کو ئسچن آپ شروع کریں، کوئسچن نمبر 6030، ثوبیہ بی بی! کوئسچن نمبر 6030، مشتاق غنی صاحب! اور ڈاکٹر حیدر! آپ دونوں سن لیں اور جواب دے دیں جی۔

نشانزدہ سوال اور اس کا جواب

* 6030 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر ماحولیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے صوبہ بھر میں بلین ٹری کے نام سے ایک پروگرام شروع کیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو موجودہ حکومت نے اب تک مردان ڈویژن میں کتنے درخت لگائے ہیں، تفصیل ضلع وائز فراہم کی جائے؟

سید محمد اشتیاق(وزیر ماحولیات) (جواب وزیر برائے اعلیٰ تعلیم نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) اس پروگرام کے تحت مردان فارسٹ ڈویژن نے ضلع مردان، ضلع صوابی کے مختلف علاقوں میں بڑی تعداد میں پودہ جات لگانے کا عمل شروع کیا ہے، جن میں اب تک 63 لاکھ 05 ہزار 133 پودہ جات مختلف مقامات پر لگائے جا چکے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام ضلع	تعداد پودہ جات
01	مردان	34لاکھ93ہزار981
02	صوابی	28لاکھ 11ہزار152
کل تعداد		63لاکھ05ہزار133

محترمہ ثوبیہ شاہد: 6030 کوسچن ہے۔"آیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے صوبہ بھر میں بلین ٹری کے نام سے ایک پروگرام شروع کیا ہے، اگر(الف)کا جواب اثبات میں ہو تو موجودہ حکومت نے اب تک مردان ڈویژن میں کتنے درخت لگائے؟"جواب اس کا جو ہے، ضلع مردان میں 34لاکھ درخت لگائے گئے ہیں اور ضلع صوابی میں 28لاکھ، کل مردان ڈویژن میں 63لاکھ درخت لگائے گئے ہیں، مردان ڈویژن کے ممبران سے میں ریکویسٹ کرتی ہوں، کیا آپ لوگ اس بات سے Agree ہیں؟ خیر یہ بھی ہے، اس سے بھی ہم Agree ہو جاتے ہیں کہ مردان ڈویژن میں 63لاکھ درخت لگ گئے ہیں لیکن یہ کہاں پر لگے ہیں اور میرا اس طرح 6031، میرے پانچ کوسچنز ہیں، جو ہر ڈویژن سے میں نے ان کی Calculation منگوائی ہوئی ہے اور یہ سارے اس گورنمنٹ کے، اس کوسچن کا جواب ہے، ساڑھے 22 کروڑ 5 ڈویژن کا حساب ہے، 5 ڈویژن کا تو 78 کروڑ جو درخت ہیں، وہ کیا پشاور اور بنوں میں لگے ہیں اور پشاور اور بنوں میں بھی میرے خیال سے اس کا بھی جواب آیا ہوا ہے لیکن آج فلور پہ نہیں ہے، وہ بھی صرف ایک کروڑ ہے، اس کا جواب مجھے دیں؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اس پر مردان اینڈ صوابی لکھا ہے، جی، مشتاق غنی صاحب!

جناب مشتاق احمد غنی(وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): میڈم تھینک یو، آنریبل ممبر صاحبہ نے جو کوسچن کیا ہے، انتہائی Important ہے تاکہ ان کی تسلی ہو سکے کہ جو ہم یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم نے ون بلین ٹریز لگائے

ہیں، میں اس کی سپورٹ میں صرف یہ کہنا چاہوں گا، بہتر تو خیر ہے یہ ہوتا کہ یہ عموماً اگر کوئی منسٹر Available نہیں ہے کسی وجہ سے تو وہ ڈیفر ہو جاتے ہیں اور Best answer concerned department یا اس کا منسٹر ہی دے سکتا ہے لیکن چونکہ آپ نے یہ کوئسچن لے لیا ہے ان سے، میں یہ عرض کروں کہ یہ جو درخت تین سال کے اندر لگائے گئے ہیں، یہ پورے صوبے کے اندر لگائے گئے ہیں، نمبر ایک، نمبر دو ان درختوں کی ویری فیکیشن WWF نے کی ہے، یہ Worldwide Organization ہے Specially for Forestation، نمبر تین اس کے ثبوت موجود ہیں، نمبر تین یہ ہے کہ آپ ان درختوں کو چیک کرنا چاہتے ہیں تو انوائرنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کی ویب سائٹ موجود ہے اور Coordinates موجود ہیں اور اس کے اوپر ان Coordinates پہ جا کے کسی بھی شہر کے اندر آپ جا کے ان درختوں کو چیک بھی کر سکتے ہیں، یہ جس کی میں نے WWF کی بات کی، کچھ عرصہ پہلے ان کی ٹیم آئی تھی، انہوں نے سارا چیک کیا اور ان کی بڑی زبردست رپورٹ تھی اور اتنی تسلی بخش تھی کہ انہوں نے کہا کہ 85 پرسنٹ ان کا Success rate ہے، یہ میں ایک سال پہلے کی بات کر رہا ہوں، اس وقت یہ بلین بھی نہیں ہوئے تھے، ہم نے ایک ارب 20 کروڑ درخت لگائے ہیں، ایک ارب 20 کروڑ، یہ گپ نہیں ہے، یہ بڑی سیریس بات ہے، میں آپ کو یہ بتاؤں کہ جب سے پاکستان بنا، ابھی تک جو ہر سال مون سون کی Campaign چلتی تھی، پورے پاکستان کے اندر ٹوٹل 60 ہزار درخت کاغذوں میں جو آپ اٹھا کے دیکھیں ریکارڈ، چاروں صوبوں کی میں بات کر رہا ہوں کہ اس میں ٹوٹل 60 ہزار درخت لگے تھے، اس میں تو پورا ایک میکنزم بنایا گیا تھا، اس میں نرسریز اگائی گئی تھیں، اس میں یوتھ کو کوٹہ دیا گیا تھا، وومن کو دیا گیا تھا کہ ان کا روزگار بھی چلے، پھر ری جنریشن بھی ہوئی ہے میڈم سپیکر! کہ وہ فارسٹ جو کہ گورنمنٹ کا تھا اور اس کو Cordon of کیا گیا بعض Wires کے ساتھ اور وہیں کے لوگوں کو وہاں پہ گارڈ کے طور پر نوکری دی گئی تاکہ لائیوسٹاک اور عام لوگ اس کے اندر جا نہ سکیں تو ہمیں حیرت ہوئی کہ یہ اسلام آباد سے جو ہزارے میں انٹری ہوتی ہے، وہاں یہ WWF والے آئے ہوئے تھے، ایک سال پہلے ہم گئے تو انہوں نے ری جنریشن کیلئے وہ انتظام کیا ہوا تھا تو درخت کٹے ہوئے تھے بیچ میں سے اور جگہیں ساری خالی تھیں، جب ایک سال بعد ہم گئے تو صرف ری جنریشن سے ہم جب اس فارسٹ میں انٹر ہونے لگے تو ہمیں پاؤں رکھنے

کی جگہ نہیں مل رہی تھی اور عمران خان ساتھ تھے ہمارے، خٹک صاحب ساتھ تھے، انہوں نے ہمیں باہر نکال دیا کہ آپ لوگوں کے پاؤں سے یہ چھوٹے پودے جو از خود ہماری حفاظتی اقدامات سے اگ رہے ہیں، تو باقی وہ بھی اگے ہیں، ان کو بھی گورنمنٹ نے Protect کیا اور گورنمنٹ نے اپنی نرسریز بھی بنائیں، اب یہ جو ایک Specific area کے بارے میں بات کر رہی ہیں، مردان کی یا کسی اور کی، تو اس کا بھی یہ، اچھا پھر دوسرا یہ 21/22 ارب کا پروجیکٹ تھا شروع میں اور جب یہ کمپلیٹ ہوا تو جو اس کی Transparency تھی، جیسے ہم کہتے ہیں کہ Zero tolerance for the corruption تو یہ 14 بلین میں جا کے کمپلیٹ ہو گیا، یعنی اتنی اس میں Saving بھی ہوئی اس پراجیکٹ کے اندر، تو اسلئے میں اپنی بہن سے یہ درخواست کروں گا کہ ان کو جو Specific data چاہیئے یا اس کے اوپر بات، میں نے تو In general بات کی ہے، تو یہ Wait کر لیں، Next اجلاس میں اشتیاق ارمڑ صاحب آئیں گے، وہ ان کی ایک ایک چیز کا جواب دیں گے جو بھی ان کی تشنگی ہوئی ان شاءاللہ ہم ان کی دور کریں گے چونکہ اب وہ نہیں ہیں تو جب کوئی منسٹر نہ ہو تو وہ کوئسچنز ڈیفر ہو جایا کرتے ہیں، تو وہ آپ ڈیفر کر دیں، مجھ سے ہائر ایجوکیشن کا کوئسچن ہو سکتا ہے، میں اس میں بتا سکتا ہوں لیکن اب انوائرنمنٹ کی جو جنرل ہیں، وہی باتیں ہم بتا سکتے ہیں۔

<u>ڈاکٹر حیدر علی (پارلیمانی سیکرٹری برائے انسداد بدعنوانی و صوبائی معائنہ ٹیم):</u> میڈم! میں اس میں ایک تھوڑا سا Add کرنا چاہتا ہوں۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> جی، ڈاکٹر حیدر!

<u>پارلیمانی سیکرٹری برائے انسداد بدعنوانی وصوبائی معائنہ ٹیم:</u> شکریہ، میڈم سپیکر! میں محترمہ ایم پی اے صاحبہ سے صرف اتنی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جو باتیں ہمارے منسٹر صاحب نے کہیں، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ پوری دنیا میں یہ ایک واحد پراجیکٹ ہے پاکستان کا اور اس کا فائدہ پاکستان کو بھی پہنچ رہا ہے انٹرنیشنل فورم پہ، پوری دنیا اس کی معترف ہے لیکن اگر ان کو کوئی شکایت ملی ہے، کیونکہ کوئسچن میں کوئی ایسی وضاحت نہیں ہے اس کی کہ ان کو کہاں پہ کوئی شکایت ہے یا کہاں پہ کوئی غفلت ہوئی ہے یا کیا اگر ان کے پاس Specific ایسی کوئی چیز ہے کہ ان کو کسی نے شکایت کی ہے کہ Properly یہ پراجیکٹ یوٹیلائزڈ

نہیں ہوا، یہ پیسے Properly یوٹیلائزڈ نہیں ہوئے، اس میں کوئی غبن ہے تو میں بحیثیت انچارج انٹی کرپشن، میڈم! میں بحیثیت انچارج انٹی کرپشن۔۔۔۔۔

(مداخلت/ قطع کلامیاں)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب کا جواب سن لیں جی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسداد بدعنوانی و صوبائی معائنہ ٹیم: آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ فارسٹ کے حوالے سے جواب تو متعلقہ وزیر صاحب دیں گے لیکن اگر آپ کو کوئی اور شک ہے تو آپ مہربانی کر کے انٹی کرپشن کے پاس وہ ثبوت لے کے آئیں، میں ذمہ داری لیتا ہوں کہ میں Investigate کروں گا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: مولانا صاحب! جی، مفتی جانان!

مفتی سید جانان: میډم! زه صرف یو خبره کوم، چارسده کښې یو خان دوه نوکران ساتلی وو او بیا به هغه لږه زیاته مبالغه کوله خبرو کښې، بیا یو ملگری ورته وئیلی دی چې خبره لږه اندازې سره کوه، هغه وئیل چې زه خو نه پوهیږم، ورته ئې وئیل چې ته کوم ځاې کښې دروغ وائی نو زه به بیا ټوخې کوم، ټوخې به کوم نو ته به بیا لږ راکمیږې، (قہقہہ) زه نور څه نه وایم خو زه د هنگو متعلق صرف دومره خبره کوم چې 27 لاکھ 74 هزار 241 ونې دوئ وائی چې دا مونږ لگولی دی، دا زه چیلنج کوم چې که دوه لکهه ونې هم دوئ لگیدلی وی، که خبره کوئ نو خدائے ته اوگورئ، د خدائے رسول ته اوگورئ، لږه لار ورته جوړوئ او طریقې سره مطلب دا دے چې خبره کیږی، گنې زه ډاکټر صاحب۔۔۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسداد بدعنوانی و صوبائی معائنہ ٹیم: میڈم!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر حیدر کا مائیک آن کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسداد بدعنوانی و صوبائی معائنہ ٹیم: میں مفتی صاحب کی بات کو رد نہیں کرتا، آپ مہربانی کر کے Through proper channel انٹی کرپشن ڈیپارٹمنٹ موجود ہے، میں ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ میں ایکشن لوں گا، جہاں بھی یہ نشاندہی کریں گے۔

مفتی سید جانان: ڈاکٹر صاحب! یہ بات آپ سے پہلے مجھے مشتاق صاحب نے یہی اسمبلی میں بتا دی تھی کہ اگر آپ کو جہاں پہ شک ہو، جہاں جانا چاہتے ہوں، وہ دن ابھی تک نہیں آیا ہے، مشتاق صاحب نے مجھے دو

تین اجلاس پہلے بتادیا تھا کہ اگر آپ کو کسی جگہ پہ شک ہے تو میں نے کہا کہ مجھے شک ہے، ابھی تک وہ دن نہیں آیا ہے، میں کہہ رہا ہوں کہ اگر آپ نے یا جس نے بھی بات کرنی ہے، تو اگر حقیقت پر مبنی ہو تو اس میں بہتری ہو گی، بغیر حقیقت کی کوئی بات میں ابھی چیلنج کرتا ہوں کہ ہنگو میں بالکل اتنے درخت نہیں لگے ہوئے ہیں، پورے ہنگو ڈویژن میں نہیں لگے ہوئے ہیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: مفتی جانان صاحب! هغه وائی چې انتهی کرپشن ته ئې راؤړه، انتهی کرپشن ته۔

مفتی سید جانان: زه انتهی کرپشن ته نه ځم، زه د اسمبلئ ممبر یم، زه د انتهی کرپشن ډائریکټر نه یم چې زه به هلته ځم۔

Madam Deputy Speaker: This is not your department-----

جناب جعفر شاہ: میڈم!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جعفر شاہ صاحب!

جناب جعفر شاہ: تھینک یو۔ میڈم سپیکر! انہوں نے یہاں کالام کے حوالے سے لکھا ہے کہ 58 لاکھ پودے کالام میں لگائے گئے ہیں، کالام میں لوگوں نے مکمل بائیکاٹ کیا تھا، ان کا گورنمنٹ کے ساتھ کوئی ایشو تھا اور انہوں نے ایک پودا بھی کالام میں نہیں لگایا ہے، اس سلسلے میں کالام میں اس وقت جو Blue Eyed DFO تھا ڈیپارٹمنٹ کا، اس کے خلاف یہاں فلور پہ میں نے بولا اور چیف منسٹر صاحب نے یہاں سے فلور پہ کھڑے ہو کے ان کے خلاف انکوائری کا حکم دیا اور جب انکوائری آ گئی تو انکوائری کے بعد اس کو پورے ضلع سوات کا چارج دیا گیا، ابھی اشتیاق صاحب نہیں ہیں، وہ منسٹر بن گئے اس کے، منسٹر بننے کے بعد ان سے میں نے ریکویسٹ کی کہ اس بندے کے خلاف شکایتیں آ رہی ہیں برائے مہربانی اس کو ٹرانسفر کریں، ابھی دو دن ہو گئے ہیں اس کو ٹرانسفر کیا گیا ہے، میں چیلنج کرتا ہوں کہ کالام میں یہ تو 58 لاکھ کہتے ہیں، صرف 58 پودے مجھے دکھائیں، میں یہاں پہ اس چیلنج کو قبول کرتا ہوں کہ 58 پودے-----

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: میڈم!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، مشتاق غنی صاحب۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: ڈاکٹر حیدر انٹی کرپشن کے انچارج ہیں، آپ بتادیں، یہ Investigate کر لیں گے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: مشتاق غنی! مائیک سے بولیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسداد بدعنوانی وصوبائی معائنہ ٹیم: (جناب جعفر شاہ سے) شاہ صاحب!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر حیدر!

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسداد بدعنوانی و صوبائی معائنہ ٹیم: شاہ صاحب! اور مولانا صاحب! جتنے بھی ہمارے معزز ممبران صاحبان ہیں، میں ان سب سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آپ کے پاس اگر شواہد موجود ہیں تو Through proper channel میرے آفس میں وہ لے کہ آئیں، میں آپ کو تسلی کرتا ہوں کہ میں بذات خود جاکے Investigate کروں گا، فلور پہ تو آپ بعد میں بھی اٹھا سکتے ہیں، شواہد کے ساتھ آپ آئیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میڈم سپیکر!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نلوٹھا صاحب!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ، سپیکر صاحبہ! میں یہ کہتا ہوں کہ ایک منسٹر صاحب کے کہنے کے مطابق ایک ارب 20 کروڑ درخت لگے ہیں، ار بوروپے اس کے اوپر خرچ کئے گئے ہیں تو یہ اچھی بات ہے، ہم نہیں کہتے کہ کیوں انہوں نے درخت لگائے ہیں، میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اچھا، ایک منٹ۔

محترمہ دینا ناز: میڈم! کورم پورا نہیں ہے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: ڈاکٹر صاحب یہ کہتے ہیں، ڈاکٹر حیدر صاحب نے ثبوت کی بات کی ہے۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: کورم پورا نہیں ہے، کاؤنٹ کرو، کورم پوائنٹ آؤٹ ہوا۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: ڈاکٹر حیدر صاحب نے ثبوت کی بات ہے، اس سے بڑا اور ثبوت کیا ہو سکتا ہے کہ منسٹر آج اسمبلی میں نہیں ہے جواب دینے کیلئے؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، یہ کورم پوائنٹ آؤٹ ہوا، جی، کورم پوائنٹ آؤٹ ہوا۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: اس سے بڑا اور ثبوت کیا ہے، یہاں پر ایک ادارہ بنا تھا، خود صوبائی حکومت نے بنایا تھا احتساب کمیشن کا، وہ کدھر گیا؟ اس کوئسچن کو آپ کمیٹی کے حوالے کریں اور کمیٹی میں اس کا فیصلہ ہو کہ اس میں کرپشن ہوئی ہے یا نہیں ہوئی ہے؟

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی اور کورم پورا نہیں تھا)

Madam Deputy Speaker: The quorum is not complete, let's count it, count quorum.

(Counting was carried)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: دو منٹ کیلئے Bell بجائی جائے، For two minutes bell بجائی جائے۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: دو منٹ کیلئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: چې کورم پوائنټ آؤټ شی Legally you can't، یو پوائنټ هم نشئ کولې۔

(شور)

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی اور کورم پورا نہیں تھا)

Madam Deputy Speaker: The quorum is not complete and the sitting is adjourned till 03:00 pm afternoon 22nd January, 2018.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 22 جنوری 2018ء بعداز دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)